کتاب نما

المسئلة الشرقيه : مصطفیٰ کامل پاشا مصری' مترجم: سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی 'منصورہ 'لاہور۔ صفحات: ۲۸۳۔قیمت: درج نہیں۔

آخر ۱۹ویں صدی کے مصری اکابر میں مصطفیٰ کامل پاشا (۱۸۷۴-۱۹۰۸) کا نام اپنی قوم کی خیرخواہی اور اس کے اندر تحرک و بیداری کے حوالے سے ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ موصوف نے اپنی دیگر کاوشوں کے علاوہ' ۱۸۹۸ میں "المسئلة الشرقيه" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی 'جس میں امت مسلمہ کے اجتماعی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے جرات و بے باکی اور دانش و بصیرت کے ساتھ اہل مصر اور ملت اسلامیہ کے خلاف مغربی سامراج کی چالبازیوں اور ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کیا۔ مصطفیٰ کامل کے ہاں انگریزی استعمار کے چنگل سے رہائی 'ملت میں روح جہاد کی بیداری اور اس سے کشمکش میں قوت ایمانی سے کام لینے کا جذبہ بہت واضح اور فراواں نظر آتا ہے--- ہندستانی مسلمان بھی انگریزوں کی چیرہ دستیوں کا شکار تھے اس لیے قدرتی طور پر انھیں مصطفیٰ کامل کی آواز' اپنے احساسات سے ہم آہنگ معلوم ہوئی۔ سرزمین فراعنہ کے اس "بے مثل فرزند" نے' جو بہ ظاہر ایک دبلا پتلا ضعیف الجثہ نوجوان تھا' "مصر کے اولین داعی حریت" کی حیثیت سے نوجوان صحافی اور ادیب سید ابوالاعلیٰ مودودی (عمر: ۲۱ سال) کو کچھ ایسا متاثر کیا کہ اس نے پہلے تو کامل پاشا کی شخصیت اور کارناموں پر ایک موثر و مفصل مضمون لکھا (جو زیر نظر کتاب میں بطور مقدمہ شامل ہے) پھر "المسئلة الشرقيه" کا پورا ترجمہ شائع کرا دیا--- (سید مودودی نے اپنی کاوش "نگار" کے مدیر نیاز فتح پوری کو اشاعت کے لیے بھجوائی تھی' موصوف نے یہ ترجمہ اپنے نام سے چھاپ دیا۔ بعدازاں منڈی بہاؤالدین کے رسالہ "صوفی" نے بھی اسے نیاز ہی کے نام سے شائع کیا)۔

اب ادارہ معارف اسلامی نے' متذکرہ بالا کتاب کو اس کی صحیح صورت میں منظرعام پر لانے کا اہتمام کیا ہے (مگر کتاب' پروف ریڈر کی مناسب توجہ سے محروم رہی ہے)۔ اہل مغرب خصوصاً امریکہ' ملت اسلامیہ کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے اور مسلم ممالک پر اپنا ورلڈ آرڈر مسلط کرنے کے درپے

ہے۔ زیر نظر کتاب ایک اعتبار سے امریکہ کی اسی مجنونانہ خواہش کا پس منظر واضح کرتی ہے۔ اس کے سرورق پر یہ ضمنی عنوان درج ہے: "انیسویں صدی کے آخر میں دولت عثمانیہ کی داستان زوال" ۔۔۔ تاریخ کے طلبہ، خصوصاً اس کتاب کو بہت مفید پائیں گے۔ افسوس ہے قیمت درج نہیں۔ کتاب کے متعدد صفحات (ص ۲۷، ۸۰، ۸۳، ۱۴۳، ۱۵۴ وغیرہ) کی طباعت ناقص ہے۔ ص ۲۶ پر آیت قرآنی کا متن درست نہیں ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

اکیسویں صدی کی جانب (دو حصے): مرتبہ: حکیم محمد سعید۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات اول ۴۰۴، دوم ۴۹۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

حکیم محمد سعید صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ اپنی ہمہ جہت سرگرمیوں کے ذریعے ملک وملت کے لیے نہایت مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شام ہائے ہمدرد کا انعقاد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ۱۹۹۲ کے لیے شام ہمدرد کا موضوع "اکیسویں صدی کے لیے تیاریاں، صاحبان علم وحکمت کی راہ نمائیاں" متعین تھا۔ اس حوالے سے تقریباً سوا سو مقالے شام ہمدرد کی مجالس میں پیش ہوئے۔ جنھیں زیر نظر دو جلدوں میں مرتب کر دیا گیا ہے۔ اصحاب علم و دانش، ماہرین تعلیم و سائنس، ماہرین قانون و معیشت، مورخین و معالجین، معلمین، سفرا اور اہل سیاست نے اپنی اپنی دانست کے مطابق یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں اکیسویں صدی کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ بیشتر اصحاب نے نظام تعلیم میں انقلابی اصلاحات، شرح خواندگی میں اضافے، تعلیم بالغاں کی ترویج، سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی، نوجوانوں کی فکری صلاحیتوں کی نشوونما اور سادگی و کفایت شعاری اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اس کتاب میں شامل مضامین، لکھنے والوں کے زندگی بھر کے مشاہدات، گہرے غوروفکر اور ان کے ذاتی تجربات کے آئینہ دار ہیں۔ یہ مضامین چونکہ مختلف ذہنوں کا نتیجہ فکر ہیں اس لیے خاصے متنوع اور دلچسپ ہیں اور بعض تو پرمغز بھی۔ بیشتر مقالہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ اخلاقی قدروں کا بحران ہی ہمارا اصل مسئلہ ہے۔

اخلاقیات کے مسئلے پر مغربی معاشروں کو مسلم ممالک سے کہیں زیادہ خطرناک صورت حال کا سامنا ہے چنانچہ بعض مقالہ نگاروں نے اہل مغرب کے اس احساس کا ذکر کیا ہے کہ اگر اکیسویں صدی اخلاقی اقدار کو اعتبار و استحکام نہیں بخشتی تو اس کے تمام تخلیقی کارنامے مزید فساد انگیزی کا سبب بنیں گے۔ جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے اس کی فلاح و کامرانی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم اپنے اپنے معاشروں میں معروفات کو ماحول پر غالب کریں، منکرات کا قلع قمع کر دیں اور اس طرح ایک

پاکیزہ معاشرے کی تصویر پیش کر کے ساری دنیا میں ایمان اور اسلامی اقدار کو عام کر دیں۔ اس کے بغیر اکیسویں صدی کا 'کامیابی کے ساتھ' سامنا کرنا ممکن نہیں ہے۔ نامور سائنس دان ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے اپنے مقالے میں بڑی پتے کی بات کہی ہے کہ اگر امت مسلمہ اس دنیا میں غالب نہیں ہے تو وہ حقیقت میں ابھی پوری طرح مومن نہیں ہے۔ صدیقی صاحب کی اس بات کا ماخذ قرآن حکیم کی یہ آیت ہے: وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ - لہٰذا مغز سخن یہی نکلتا ہے کہ ؂

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اتنی بڑی تعداد میں معاشرے کے ممتاز اور دانش ور اصحاب کو جمع کر کے ان کے افکار و تجربات حیات کو تحریری صورت میں یکجا کرنے کی زیر نظر کاوش جناب حکیم صاحب کا ایک مستحسن اقدام ہے۔ بیشتر مقالے قارئین کو دعوت غور و فکر دیتے اور ان کے اندر کچھ نہ کچھ کرنے کی تحریک پیدا کرتے ہیں۔

کتاب سلیقے اور نفاست سے شائع کی گئی ہے۔ (ر - ہ)

The Emergence of Islam : محمد حمید اللہ ' مترجم: افضل اقبال۔ ناشر: اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پوسٹ بکس ۱۰۳۵ اسلام آباد۔ صفحات: ۲۸۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

علوم اسلامیہ اور تاریخ کے نامور اسکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ۱۹۸۰ میں اسلامیہ یونی ورسٹی بہاول پور کی دعوت پر بارہ توسیعی خطبات دیے تھے جو کچھ عرصے کے بعد خطبات بہاول پور کے نام سے شائع ہوئے۔ زیر نظر کتاب انھی خطبات کا انگریزی ترجمہ ہے۔

خطبوں کے موضوعات: تاریخ قرآن 'تاریخ حدیث 'تاریخ فقہ 'تاریخ اصول فقہ و اجتہاد' اسلامی قانون بین الممالک ' دین (عقائد ' عبادات 'تصوف) 'عہد نبویؐ میں مملکت اور نظم و نسق 'نظام دفاع اور غزوات 'نظام تعلیم 'نظام تشریع و عدلیہ 'نظام مالیہ و تقویم 'تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ سے ان کے موضوعاتی تنوع اور وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے تبحر علمی اور ذوق تحقیق میں کلام نہیں۔ یہ خطبات برجستہ اور تحریری حوالوں کے بغیر دیے گئے تھے مگر ڈاکٹر موصوف نے اپنے قوی حافظے 'وسعت مطالعہ اور علمی ہنرمندی کے سبب جملہ موضوعات پر نہایت اطمینان بخش گفتگو کی ہے۔ ان کے انداز گفتار میں 'ایک بڑے عالم کا سا انکسار ملتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ہاں کسی قسم کی ذہنی مرعوبیت نہیں ہے۔ بعض معاملات میں تو وہ خاصے Orthodox نظر آتے ہیں مگر کہیں کہیں وہ لبرل نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ بہرحال یہ خطبات ' معارف اسلامیہ کا ایک قابل قدر خزینہ ہیں۔ آخر میں اشاریہ اور کتابیات شامل ہیں اور ایک تصحیح نامہ بھی---

ترجمے، تدوین اور اشاعت میں واضح طور پر ایک علمی معیار برقرار رکھنے کی کوشش قابل قدر اور باعث طمانیت ہے۔ (ر - ہ)

اسلام کی اخلاقی تعلیمات : عرفان حسن صدیقی - ناشر: اسلامک پبلی کیشنز ۱۳، ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور - صفحات: ۳۲۶ - قیمت: ۸۰ روپے۔

یہ کتاب فضل سلمان ٹرسٹ کے زیر اہتمام ایک بڑے منصوبے کا اہم حصہ ہے۔ مکمل منصوبہ قرآن حکیم کا ایک موضوعاتی اشاریہ (subject - wise index) مرتب کرنا ہے تاکہ ایک ہی نظر میں یہ معلوم ہو جائے کہ رب علیم و حکیم نے انسان کی دنیوی و اخروی زندگی کی فلاح کے لیے کیا کیا احکامات و ہدایات قرآن حکیم میں کس کس جگہ پر دے دی ہیں۔ اس سلسلے میں مختلف مکاتیب فکر کی نمایندگی کرنے والی ۱۲ تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کتاب کا موضوع اخلاق اور تعمیر سیرت و کردار ہے۔ ابواب اور بعض ضمنی عنوان اس طرح ہیں: اسلام کا نظریہ حیات اور مقصد حیات۔ اسلام کے عباداتی، معاشرتی، معاشی، معاملاتی اور ذاتی ضوابط اخلاق۔ بعثت رسول ؐ کے وقت کی اخلاقی حالت۔ اخلاق انبیا ؑ، اخلاق نبوی ؐ، اخلاق صحابہ ؓ۔ فضائل اخلاق، رذائل اخلاق۔ تاریخ انسانی سے اچھے اور برے کرداروں کی مثالیں۔

انداز پیش کش یہ ہے کہ ایک ایک موضوع کو لے کر اس کے بارے میں تمام قرآنی آیات، اور ان کے علاوہ اکثر مقامات پر احادیث اور تاریخ اسلام سے منتخب ہدایات و واقعات شامل کیے گئے ہیں۔ درمیان میں کہیں کہیں مصنف نے اپنی طرف سے بھی کچھ وضاحتیں کی ہیں اور موضوعات کا تعارف کرایا ہے۔ اگر ایک موضوع کی کئی قرآنی آیات ہیں تو ان میں سے چند تو کتاب میں نقل کی گئی ہیں اور باقی کے صرف سورۃ نمبر اور آیت نمبر دیے گئے ہیں۔ لہٰذا بھرپور استفادے کے لیے ضروری ہے کہ قاری، قرآن مجید کا ایک باترجمہ نسخہ مطالعے میں ساتھ رکھے اور متعلقہ آیات کا مطالعہ کرتا رہے۔ اس اہتمام سے اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا محسوس کرے گا کہ یہ کتاب قرآن کی تمام اخلاقی تعلیمات کو موضوع وار جاننے کے لیے ایک کنجی کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجموعی طور پر اس کتاب کی عبارت صاف اور سلیس ہے۔ طباعت عمدہ ہے۔ فہرست میں عنوانات کے سامنے صفحہ نمبر درج نہیں، یہ ایک قابل ذکر کوتاہی ہے۔ (ڈاکٹر بلال مسعود)

سفر شوق : فرید احمد پراچہ - ناشر: شہ تاج مطبوعات، ۲۸/۱۰ بیس منٹ، پیسہ اخبار مرکز، لاہور۔

۱۴۰۔قیمت: ۳۵ روپے۔

بارہ تیرہ سال پہلے جناب فرید احمد پراچہ کو سرزمین نجد و حجاز میں تین ماہ رہنے اور وہاں گھومنے پھرنے کا موقع ملا۔ وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور انھیں سعودی عرب کے متعدد مقدس اور تاریخی آثار و مقامات دیکھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ پراچہ صاحب کی آنکھ نے جو کچھ دیکھا' دل نے جو محسوس کیا اور روح نے جن کیفیات کو جذب کیا "سفر شوق" میں انھیں متوازن انداز اور رواں دواں اور خوب صورت اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ "احساسات و تاثرات کا یہ مجموعہ واردات قلبی کا حقیقی آئینہ دار ہے"۔

"سفر شوق" مصنف کے سفر حج کی پرتاثیر اور دل گداز داستان ہے جس میں دیباچہ نگار کے بقول: "مناظر سفر کا مشاہدہ بھی ہے' تاریخ رفتہ کے ابواب کی سیر بھی اور موجودہ حالات کا تجزیہ بھی---- اسے پڑھنے سے ایمان بھی سیراب ہوتا ہے اور دماغ کو معلومات بھی ملتی ہیں"۔

زیر نظر دوسرے ایڈیشن میں مصنف نے اپنے سفر عمرہ (۱۹۹۳) کا مختصر تذکرہ بھی شامل کر دیا ہے۔ آخر میں مناسک حج و عمرہ کی تفصیل بھی منسلک ہے۔ اس طرح یہ کتاب عازمین حج کے لیے استفادے کا باعث ہوگی۔ حج بیت اللہ سے لوٹنے والے بھی اس کے مطالعے میں قند مکرر کی سی لذت و شیرینی محسوس کریں گے۔ (ر-ہ)

Letters to the Editor; made easy : مظہر علی ادیب۔ ناشر: الادیب انگلش اکیڈمی' ۵۹۲ جہاں زیب بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن' لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

اسلامیات' تعلیم' سیاسیات' ذرائع ابلاغ' مقام نسواں اور سماجی برائیوں کے مختلف پہلوؤں پر گذشتہ ۳۵ برس میں اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والے مختصر مراسلات کا ایک مفید مجموعہ جو' بی اے' بی ایس سی کے طلبا کے لیے معاون و مددگار اور انگریزی میں لکھنے کی مشق کرنے والوں کے لیے راہ نما ہو سکتا ہے۔ (ر-ہ)

مقتل بوسنیا و کشمیر: ظہور الدین بٹ۔ ادارہ مطبوعات سلیمانی' رحمان مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۳۰۔ قیمت: ۲۲ روپے۔ کشمیر' بوسنیا' فلسطین اور برما کے حوالے سے آسان زبان میں ۹ کہانیاں۔ مصنف' تاریخی حقائق کو افسانہ و تخیل سے آمیز کر کے کہانی پیش کرنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ سکول کے بچوں کے لیے ایک مفید اور معلومات افزا کتاب۔